ارتداد کی سرگرمیاں روز افزوں ہوں اور مسلمان بچوں کی تعلیم گاہوں اور دیگر اداروں کو اپنے مرتدانہ مساعی کا آماجگاہ بنائیں صرف عیسائی مشنری کی رپورٹوں کو ملاحظہ کیجئے جنہیں پاکستان کی سرزمین ساری دنیا میں ارتداد کی سرگرمیوں کے لئے زرخیز ترین نظر آرہی ہے۔ اور ان کے اعداد و شمار کے گراف بڑی تیزی سے بڑھتے جارہے ہیں، بہائی فرقہ علانیہ اسلام کے بنیادی نظریات اور عالم اسلام کی سلامتی و استحکام کے خلاف دندناتا پھر رہا ہے۔ اور بادشاہ بخیر قادیانی جوڑ نکلے کی چوٹ اپنے آپ کو اقلیت میں نہیں اکثریت میں محسوب اور اسطرح آئین اور قانون کے منہ پہ نہایت ڈھٹائی سے تھپیڑ رسید کر رہے ہیں، ان کا امام ہر خطبہ میں علی رؤس الاشہاد حکومتی اعلانات پر خندہ استہزاء اڑا رہا ہے۔

ایسے حالات میں کسی مسلمان سٹیٹ کا اقلیتوں کے صرف حقوق کا راگ الاپنا اور فرائض اور حدود کار سے صرف نظر کر دینا نہ ملک و ملت کی خیر خواہی ہے، نہ مسلمانوں کے حق میں ایسی پالیسی اصابت رائے تدبر و بصیرت کی غماز ہے محترم وزیر اعظم صاحب نے ان اقلیتی تقریبات میں اقلیتوں کے خلاف سازشوں کا ذکر بھی کیا ہے۔ مگر وہ یہ نہ بتا سکے کہ یہ سازشیں اقلیت کر رہی ہے۔ یا اکثریت، اور اکثریت کو کیا پڑی ہے؟ نہ وزیر اعظم نے قادیانی اور عیسائی مشنریوں کا عالمی سطح پر مسلمانوں کے خلاف گھناؤنے کردار اور سازشوں کیطرف کوئی اشارہ ضروری سمجھا ہے۔ اس ضمن میں بار بار قومی اتحاد کا بھی ذکر کیا گیا ہے اتحاد اور یکجہتی مسلّم ہے، مگر مسلم ہندو سکھ عیسائی کا اتحاد اگر "قومی" کہلا سکتا ہے۔ اس لئے کہ کسی ایک ملک نے انہیں اپنے اندر سمیٹا ہوا ہے۔ تو آج تک اُن بزرگوں اور مشائخ اسلام کا نام لینا بھی کیوں گالی سمجھ لیا گیا ہے۔ جنہیں ہم بزعم خود ایک قومی نظریہ کے مؤید ہونے کا ملزم گردانتے ہیں ؎

تمہاری زلف میں آئی تو حسن کہلائی
وہ تیرگی جو میرے نامہ سیاہ میں ہے

کاش ! ہم اپنے قومی و ملی مصالح کو سیاست کی وقتی دیوی کے قدموں پر اس بے دردی سے قربان نہ کریں

مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ اور حکومت

عرصہ سے پاکستان میں اسلامی تعلیم و تربیت اور وراثت قرآن و سنت کے علمبردار اور محافظ، مدارس عربیہ کو سرکاری تحویل کے ظالمانہ چھری سے ذبح کر دینے کی افواہیں اڑ رہی ہیں، اور اب گوجرانوالہ کے مدرسہ نصرۃ العلوم کی عمارت اور جامع مسجد کو معمولی سیاسی رنجش اور اختلاف کی بنا پر اس چھری سے ذبح کر دیا گیا ہے اور یہ درحقیقت ایک ٹسٹ ہے جو ایسے اقدامات کے بارہ میں مسلمانوں کے عمومی ردعمل